ہے سرسری نگاہ ڈالنے سے مذکورہ بجٹ کئی خامیوں کے باوجود عام لوگوں کی ضروریات کے موافق ہی دکھائی دے رہا ہے، روزمرّہ استعمال کی چیزوں پر ٹیکس میں چھوٹ دی گئی ہے جس سے کسی قدر مہنگائی میں کمی ہی ہوگی۔ چنانچہ اس کے اثرات بھی ہونے لگے ہیں تیل، گھی دالیں کسی قدر سستی ہوگئی ہیں، بجٹ میں انکم ٹیکس کی حد بڑھا دی گئی ہے۔ حزب اختلاف نے بھی بجٹ کو اگر مگر کے ساتھ اچھا ہی کہا ہے۔ بجٹ میں غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لئے حوصلہ کن مراعاتیں ہیں۔ کسانوں کے لئے اس بجٹ میں خاص خیال رکھا گیا ہے۔ لیکن پورے بجٹ میں بیروزگاری جیسے مسئلے سے جس طرح ان دیکھی کی گئی ہے وہ کوئی اچھی بات نہیں ہے ہندوستان میں بیروزگاری جس طرح بڑھ رہی ہے اچھا ہوتا اگر وزیر مالیات اس طرف بھی زیادہ دھیان مرکوز کرتے چھوٹے اور درمیانہ طبقے کے لئے بجٹ میں کوئی خاص خوشخبری نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی اس کا جس طرح استقبال کیا گیا ہے اسے دیکھتے ہوئے ہم بھی ۹۴-۱۹۹۳ء کے بجٹ کو ان خوش فہمیوں کے ساتھ کہ کبھی تو عام لوگوں کی ضروریات کا خیال تو رکھا ہی جائے گا۔ عوام الناس کے لئے راحت رسانی کا کسی حد تک بجٹ کہنے میں کوئی عار نہیں محسوس کرتے ہیں۔ ریل بجٹ میں مال بھاڑہ، پلیٹ فارم ٹکٹ اور سیزن ٹکٹ کے کرایوں اور کوئلے کی سپلائی پر سرچارج میں اضافہ ڈیزل پر رعایت کے خاتمہ سے عام بجٹ کی افادیت عام لوگ محسوس نہیں کرسکیں گے۔ ایسا ہمارا خیال ہے۔

اگر ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء ہندوستان کی تاریخ میں سیاہ ترین دن کی حیثیت سے یاد کیا جائے گا تو ۲۵ فروری ۱۹۹۳ء کا دن ہندوستان کی تاریخ میں یادگار دن مانا جائے گا، ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو فرقہ پرستوں کی منمانی چلی، یوپی میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی صوبائی سرکار اور مرکز میں کانگریس حکومت کی موجودگی میں ایودھیا میں جس طرح آئین کی دھجیاں اڑائی گئیں اور صوبائی حکومت یوپی کی سپریم کورٹ کو حلفیہ یقین دہانی کے باوجود بابری مسجد کو فرقہ پرستوں زیادہ صحیح فسطائی طاقتوں کے ذریعہ آناً فاناً شہید کیا گیا اس پر سیکولر طاقتیں یا تنظیمیں جتنا بھی ماتم کریں کم ہے، مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر جس منظم اور خفیہ پلان کے تحت ان فسطائی طاقتوں نے ہندوستان کے باوقار قانون کی مٹی پلید کی اسے ہم سیکولر تنظیموں وجماعتوں کی پسپائی تو نہیں کہیں گے بلکہ ان کی لاپرواہی سے